حکایت نمبر1

کسی بادشاہ کے بارے میں میں نے سنا کہ اس نے کسی قیدی کو قتل کرنے کا اشارہ کیا بیچارا مایوسی کی حالت میں جو اس کی زبان تھی اس میں بادشاہ کو برا بھلا کہنے لگا جیسا کہ کہا جاتا ہے ہر وہ شخص جو جان سے ہاتھ دھوتا ہے جو اس کے دل میں آتا ہے کہے دیتا ہے۔

بیت:

ضرورت کے وقت جب بچاؤ کا کوئی رستہ نہ رہے ہاتھ پکڑ لیتا ہے تیز دھار تلوار کو جب انسان مایوس ہو جاتا ہے تو اس کی زبان لمبی ہو جاتی ہے جیسا کہ مغلوب بلی کتے پر جھپٹتی ہے جب بادشاہ نے پوچھا یہ مجھے کیا کہہ رہا ہے وزیروں میں سے ایک نیک خیال وزیر نے کہا اے بادشاہ یہ کہہ رہا ہے غصے کو پی جانے والے لوگوں کو معاف کر دینے والے بادشاہ کو ترس آگیا اس نے اس کا خون معاف کر دیا ایک دوسرا وزیر جو اس کے مخالف تھا اس نے کہا ہم جیسے لوگوں کو نہیں چاہئے کہ بادشاہوں کی بارگاہ کے سامنے سچ کے علاوہ کچھ کہیں اس نے بادشاہ کو گالی دی ہے اور برا بھلا کہا ہے بادشاہ نے اپنا چہرہ اس دوسرے وزیر کی بات کی وجہ سے پھیر لیا اور کہا وہ جھوٹ کے جو اس نے بولنا ہے زیادہ اچھا لگا ہے اس سچ سے جو تم نے بولا ہے کیونکہ اس کی اساس مصلحت پر ہے اور اس کی بنیاد شر، برائی اور خیانت پر ہے اور عقلمندوں نے کہا ہے مصلحت سے بھرا ہوا جھوٹ بہتر ہے فتنہ پیدا کرنے والے سچ سے

بیت

ہر وہ شخص جو وہ کہے بادشاہ وہی کرے　　افسوس ہے کہ وہ اچھا کے علاوہ کچھ کہے

یہ نصیحت فریدون کے محل کے ی نومایاں جگہ پر لکھا پڑا تھا۔

نظم:

اے بھائی یہ دنیا ہمیشہ کسی کے ساتھ نہیں رہتی　　دل دنیا کو پیدا کرنے والے کی یاد میں لگا

بھروسہ نہ کر دنیا کی بادشاہی اور اس کے ساز و سامان پر　　کہ بہت سے تیری طرح کے آئے اور ہلاک ہو گئے

جب روح پرواز کرنے کا ارادہ کرتی ہے　　کیا تخت پہ مرنا کیا مٹی پہ (دونوں برابر ہیں)۔

حکایت نمبر2

میں نے بادشاہ کے بیٹے کے بارے میں سنا جو کہ چھوٹے قد والا اور معمولی تھا اور اس کے دیگر بھائی لمبے قد والے اور حسین و جمیل تھے اور باپ نے ایک مرتبہ نہ پسندیدگی کے ساتھ اور حقیر جانتے ہوئے اس کی طرف دیکھا بیٹے نے دانشمندی اور بصیرت کے ذریعے معلوم کر لیا اور اس نے کہا اے ابا جان! عقلمند پست قد والا وہ بلند قد والے بیوقوف سے بہتر ہے یہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے کہ ایسا نہیں ہے کہ اکثر اوقات کوئی چیز دیکھنے میں گھٹیا ہوتی ہے اور اس کی قیمت زیادہ ہوتی ہے بکری حلال ہوتی ہے اور ہاتھی حرام ہوتا ہے

شعر:

زمین کے پہاڑ میں سے سب چھوٹا چھوٹا پہاڑ کوہ طور ہے　　لیکن قد اور منزلت کے اعتبار سے اللہ تعالی کے نزدیک سب سے بڑا ہے

آپ نے سنا ہے کہ کمزور عقلمند نے ایک مرتبہ کہا موٹے تازے بے وقوف سے　　عربی گھوڑا اگرچہ کمزور ہی ہو گدھوں کے۔ اصطبل سے بہتر ہے

باپ خوش ہو گیا اور درباریوں نے یہ بات پسند کی اور بھائیوں کو دلی صدمہ ہوا

رباعی:

جب تک آدمی نے کوئی بات نہ کہی ہو (اس وقت تک) اس کے عیب اور خوبیاں چھپی رہتی ہیں

ہر جھاڑی کے بارے میں یہ خیال نہ کرے کہ یہ وہ خالی ہے شاید کوئی چیتا سویا پڑا ہو۔

میں نے سنا کہ بادشاہ پر اس دور میں سخت دشمن نے حملہ کر دیا جب دونوں طرف سے لشکر آمنے سامنے ہوئے اور جنگ کا آغاز کیا وہ پہلا شخص جو میدان میں اترا وہ بادشاہ کا پست قد والا بچہ تھا اور اس نے کہا

قطعہ:

میں وہ نہیں ہوں کہ جنگ کے دن میری پشت دیکھو میں وہ ہوں کہ مٹی اور خون کے درمیان میرا سر دیکھو گے

وہ شخص جو جنگ کے دن اپنا خون پیش کرنے کے جذبے سے نہیں لڑتا حقیقت میں وہی جنگ لڑتا ہے

جو پیٹ کو دیکھ کر بھاگ جاتا ہے وہ لشکر کے خون کے ساتھ کھیلتا ہے

یہ اس نے کہا اور دشمن کے لشکر پر ٹوٹ پڑا اور بہت سے تجربہ کار سپاہیوں کو مار گرایا جب لوٹ کر (باپ) بادشاہ کے پاس آیا تو شاہی آداب بجالایا

وگفت:

(اے باپ) کہ تجھے میری شخصیت حقیر دکھائی دی کیونکہ سختی کے سبب تو نے میری خوبی کو نہ جانا پتلی کمر والا گھوڑا کام آتا ہے جنگ کے دن نہ موٹا تازہ بیل

کہا جاتا ہے کہ دشمن کی فوج بے اندازہ تھی اور یہ کم ایک گروہ نے بھاگنے کا ارادہ کیا بادشاہ کے بیٹے نے نعرہ مارا اور کہا اے مردوں کوشش کرو یا عورتوں کا لباس پہن لو اس کے کہنے سے فوج کی ہمت بڑھی اور انہوں نے حملہ کر دیا میں نے سنا کہ اسی دن انہوں نے دشمن پر فتح حاصل کر لی بادشاہ نے اس کے سر آنکھوں کو چوما اور سینے سے لگا لیا اور ہر روز اس پر زیادہ توجہ دی یہاں تک کہ اسے اپنا ولی عہد مقرر کیا اس کے بھائیوں نے حسد کیا اور اس کے کھانے میں زہر ملا دیا اس کی بہن کھڑکی سے دیکھ رہی تھی اس نے کھڑکی کھٹکھٹایا بادشاہ کا بیٹا سمجھ گیا اس نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور کہا مشکل ہے کہ دانشمند مر جائیں بے وقوف زندہ رہیں۔

.بیت:

اُلو کے سائے کے نیچے کوئی نہیں آتا چاہے ہمہ دنیا سے ناپید ہو جائے۔

بادشاہ کو لوگوں نے آگاہ کیا اس بادشاہ نے اس کے بھائیوں کو بلایا اور انہیں مناسب سزا دی پھر ہر ایک ملک کے مختلف اطراف میں حصہ مقرر کر دیا یہاں تک کہ یہ فتنہ دب گیا اور جھگڑا ختم ہو گیا کیونکہ 10 درویش ایک کمبل میں سو سکتے ہیں لیکن دو بادشاہ ایک سلطنت میں نہیں رہ سکتے

قطعہ:

اگر نیک بندہ آدھی روٹی کھائے تو دوسری آدھی درویشوں میں تقسیم کر دیتا ہے اگر ایک ملک کی سلطنت بادشاہ مل جائے تو وہ اسی طرح دوسرے ملک کے خیال میں رہتا ہے رہتا ہے۔

حکایت نمبر 3

عرب کے چوروں کا ایک گروہ کسی پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھا تھا اور لشکر کا رستہ روکے ہوئے تھا اور شہروں کے لوگ ان سے خوفزدہ تھے اور بادشاہ کا لشکر بھی مرغوب تھا اسی وجہ سے کہ انہوں نے پہاڑ کی چوٹی پر گزرگاہ کو اپنا ٹھکانہ بنایا ہوا تھا اس ملک کے سمجھدار لوگوں نے ان کے نقصان کو دور کرنے کے لیے مشورہ کیا اگر یہ کچھ عرصہ اس طرح رہا تو ان کا مقابلہ کرنا ناممکن ہو جائے گا

نظم:

جس درخت نے ابھی جڑ پکڑی ہے اسے ایک شخص کی طاقت سے اکھاڑا جا سکتا ہے

اگر تو نے اسے کچھ مدت کے لئے اسی طرح چھوڑ دے گا   تو پھر تو اسے چرخی (کرین) کے ذریعے بھی جڑ سے نہیں اکھاڑا جاسکے گا

چشمے کا ممکن ہے سر مچو سے بند کیا جاسکے   لیکن جب وہ بھر جائے تو ایک ہاتھی پر چڑھ کر گزرنا بھی مشکل ہو گا

آخر صلاح یہ ٹھہری کے ایک شخص کو انہیں ڈھونڈنے کے لئے مقرر کیا جائے اور وہ موقع کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ ایک دفعہ چور کسی گروہ کو لوٹنے کے لئے گئے ہوئے تھے اور ان کی جگہ غار خالی تھی تجربہ کار اور جنگ آزمامودہ لوگوں کو بھیجا گیا جو پہاڑ کی گھاٹی میں چھپ گئے رات کو چور جب سفر کر کے لوٹ کر واپس آئے انہوں نے جسم سے ہتھیار کھولیں اور سامان اور لوٹ کا مال رکھا سب سے پہلے جس دشمن نے ان پر حملہ کیا وہ نیند تھی یہاں تک کہ ایک پہر رات گزر گئی

بیت:

سورج کی ٹکیاں اندھیرے میں چلی گئی   حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے منہ میں چلے گئے۔

بہادر لوگ گھات کی جگہ سے باہر نکلے اور ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ کاندھے سے لگا کر باندھ دیئے اور صبح کے وقت بادشاہ کے پاس لے گئے بادشاہ نے حکم دیا کہ ان سب کو قتل کر دو اتفاق سے ان میں ایک نوجوان بھی تھا اس کی چڑھتی جوانی کا میوا ابھی نیا نیا تھا اور اس کے گالوں کے بعض کا سبزہ بھی نیا نیا تھا وزیروں میں سے ایک وزیر نے بادشاہ تے پائل کو بوسہ دیا۔ اور سفارش کا چہرہ زمین پر رکھ دیا اور کہاں اس بچے نے ابھی تک زندگی کے باغ کا پھل نہیں کھایا اور جوانی کی بہار سے نفع نہیں اٹھایا بادشاہ کے احسان عظیم اور اخلاق عالیہ سے توقع ہے کہ اس بچے کا خون بخشنے کے ساتھ اس بندہ ناچیز پر منت نہیں آسان فرمائیں گے بادشاہ نے اس بات کی وجہ سے چہرہ پھیر لیا اور یہ بات اس کی بلند رائے کے مطابق نہ تھی۔

بیت:

نیکوں کا سایہ نہیں حاصل کرتا   ہر وہ شخص جس کی بنیاد بری ہو

نااہل کی تربیت کرنا ایسی ہے   جیسے اخروٹ کو گمبذ پر رکھنا

بادشاہ نے کہا ان کی نسل اور بنیاد کو کاٹ دینا زیادہ بہتر ہے کیونکہ آگ بجھانا اور انگارا چھوڑ دینا اور برے سانپ کو مار دینا اس کے بچے کی حفاظت کرنا عقلمندوں کا کام نہیں

قطعہ:

بادل اگر آب حیات ہیں برسائیں   تو بید شاخ سے تو ہر گز پھل نہیں کھائے گا۔

کسی کمینے شخص کے

حکایت نمبر 4

میں نے ایک سپاہی زادہ کو اغلمش کی سرائے کے دروازے پر دیکھا وہ بے حد عقل و ذہانت اور فہم و فراست رکھتا تھا۔ چھوٹی عمر ہی سے بزرگی کے آثار اس کی پیشانی سے ظاہر ہو رہے تھے۔

فرد:

اس کے سر پر عقلمندی کی وجہ سے   (اوج) بلندی کا ستارہ چمک رہا تھا۔

المختصر وہ بادشاہ کی منظورِ نظر بن گیا کیونکہ وہ ظاہری حسن اور باطنی حسن رکھتا تھا عقلمندوں نے کہا کہ امیری خوبیوں کی بدولت ہوتی ہے مال کی وجہ سے نہیں اور بزرگی کا تعلق عقل سے ہے عمر سے نہیں اس کے ہم عمر اس کے عہدہ کی وجہ سے اس سے حسد کرنے لگے اور اس پر خیانت کا الزام لگایا اور اسے قتل کرنے کی بے فائدہ کوشش کی جب دوست (خدا) مہربان ہو تو دشمن کیا بگاڑ سکتا ہے بادشاہ نے پوچھا کہ تیرے حق میں ان کی دشمنی کی کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا: خدا آپ کی سلطنت کو ہمیشہ قائم رکھیں! ان سب کو راضی کیا مگر حاسد کبھی راضی نہیں ہو تا جب تک مکمل مرتبہ کو زوال نہ آئے خدا کرے آپ کی سلطنت اور آپ کا اقبال سلامت رہے۔

قطعہ:

. مجھ سے تو یہ ہو سکتا ہے کہ میں کسی کے دل کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ حاسد کا کیا کروں کہ وہ اپنی ہی وجہ سے مصیبت میں مبتلا ہے

اے حاسد! مر جاتا کے تجھے نجات ملے کیونکہ یہ ایسی تکلیف ہے کہ اس کی برداشت سے موت کے سوا نجات نہیں ملتی۔

قطعہ:

بدبخت لوگ آرزو کرتے ہیں خوش بخت لوگوں کے مقام اور مرتبے کے زوال کی۔

اگر چمگادڑ دن میں نہیں دیکھ سکتی تو اس میں سورج کا کیا قصور ہے۔

حکایت نمبر 6

ہرمز سے اس کے مصاحبوں نے پوچھا باپ کے وزیروں کی تو نے کیا غلطی دیکھی کہ انہیں قید کر دیا ہے اس نے کہا مجھے اس کی غلطی معلوم نہیں لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ میرا خوف ان کے دلوں میں بہت زیادہ ہے اور یہ میری ولی عہدی پر مکمل یقین نہیں رکھتے میں اپنی تکلیف کے خوف کی وجہ سے ڈرتا ہوں کی یہ مجھے قتل کرنے کے ارادہ رکھتے ہیں پس میں نے عقلمند لوگوں کے قول پر عمل کیا کہ انہوں نے کہا ہے کہ

قطعہ:

اے عقلمند جو توں سے ڈرتا ہے تو اس سے ڈر اگرچہ ایسے سو لوگوں پر جانتے ذریعے تو غالب آ چکا ہو۔

سانپ اس وجہ سے چرواہا پر ڈستا ہے کیونکہ سانپ ڈرتا ہے کہیں چروا اس کے سر کو پتھر کے ساتھ کچل نہ دے

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جب بلی عاجز آجاتی ہے تو حملہ کر دیتی ہے اپنے پنجے کے ساتھ چیتے کی آنکھ پر

حکایت نمبر 7

دمشق کی جامع مسجد کے قریب حضرت یحیٰ علیہ السلام کی قبر کے سرہانے میں بیٹھا ہوا تھا کہ بادشاہوں میں سے ایک جس کی طرف بے انصافی کی نسبت کی جاتی ہے آیا اور نماز پڑھی اور دعا کی اور اپنی حاجت پیش کی ۔

بیت :

محتاج اور مالدار دونوں اسی مٹی کے بندے ہیں اور وہ جو کہ زیادہ مالدار ہیں وہ زیادہ محتاج ہیں

اس وقت کے دو و نماز اور دعا سے فارغ ہوا اور مجھ سے کہا کہ اس وجہ سے کہ درویش روحانی قوت والے ہوتے ہیں اور ان کا معاملہ سچائی پر مبنی ہوتا ہے مجھ پر توجہ فرمایئے کہ سخت دشمن سے مجھے اندیشہ ہے نے اس سے کہا ہے کمزور رعایا پر مہربان ہو جاتا نکہ مضبوط دشمن سے تکلیف نہ دیکھے۔

نظم :

طاقتور بازو کے ساتھ اور ہاتھ کی قوت کے ساتھ غلطی ہے کمزور مسکین کے ہاتھ کو توڑ دینا۔

وہ شخص نہیں ڈرتا جو کہ کمزوروں کو معاف نہیں کرتا کہ اگر کوئی گر گیا تو پھر اس کا ہاتھ کوئی نہیں پکڑے گا

ہر وہ شخص جو برائی کا بیج بوتا ہے اور اچھائی کی امید رکھتا ہے وہ خیالی پلاؤ پکاتا ہے اور فکر باطل کرتا ہے

اپنی کانوں سے روئی نکال کے سن مخلوق کو انصاف دے اگر تو انصاف نہیں دے گا تو انصاف کا ایک دن ہے ۔

مثنوی:

انسان ایک جسم کی مانند ہے کہ اگر ان کی پیدائش یہ ایک ہی ہے جب کسی دن کسی عضو کو درد ہوتی ہے کی اعضاء کبھی بھی سکون نہیں پاتا تو جو کہ دوسروں کی تکلیف سے بے غم ہے یہ مناسب ہی نہیں کہ تجھے انسان کہا جائے۔

حکایت نمبر 8

ایک مستجاب الدعوات درویش بغداد میں آگیا حجاج بن یوسف کو خبر دی گئی اس نے اس درویش کو بلایا اور کہا میرے لیے بھلائی کی دعا کیجئے! درویش نے دعا کی اے اللہ! تو اس کی جان نکال لے حجاج بن یوسف نے کہا آپ خدا کا واسطہ یہ کیا دعا ہے درویش نے کہا یہ تیرے حق میں اور تمام مسلمانوں کے حق میں بھلائی کی دعا ہے۔

مثنوی :

اے قوت والے جو کمزور پر ظلم کرتا ہے یہ ظلم کا بازار کب تک گرم رہے گا

یہ دنیا کا مال و دولت تیرے کیا کام آئے گا انسانوں کو تکلیف دینے سے تیرا مر جانا بہتر ہے۔

حکایت نمبر 9

بے انصاف بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے برہیز گار شخص سے پوچھا کہ کونسی عبادت سب سے افضل ہے اس نے کہا سب سے افضل عبادت یہ ہے کہ تیرا دن کے وقت سوئے رہنا تاکہ اس لمحے تو مخلوق کو تکلیف نہ دے

قطعہ:

میں نے ایک ظالم کو دن کے وقت سوئے ہوئے دیکھا میں نے کہا یہ فتنہ ہے اس کا سویا رہنا بہتر ہے اور وہ شخص جس کا سونا جاوے سے بہتر ہے پوری زندگی سے مر جانا بہتر ہے

حکایت نمبر 10

ایک معذورل شدہ وزیر درویشوں کے حلقے میں آگیا درویشوں کی صحبت کی برکت ان میں اثر کر گئی اوروہ دلی طور پر مطمئن ہوگیا۔اور ایک مرتبہ پھر وزارت کی پیش کش کردی معذول شدا وزیر نے قبول نہ کی اس نے کہاوزارت سے معزولی بادشاہوں کی چاپلوسی سے بہتر ہے۔

رباعی :

وہ لوگ جو گوشہ عافیت میں بیٹھے ہیں کتوں کے دانت اور لوگوں کے منہ بند کر دیں دیتے ہیں

وہ کاغذ کو پھاڑ دیتے ہیں قلم کو توڑ دیتے ہیں اور نکتہ چینی کی ہاتھ اور زبان سے چھٹکارا حاصل کر لیتے ہیں

بادشاہ نے کہاہر حال میں مجھے کامل سمجھ والا وزیر چاہیے جوملک کے معاملات کو دیکھے ۔وزیر نے کہاکامل سمجھ دار کی نشانی یہ ہے کہ وہ اس طرح کے کاموں میں نہیں پڑتا

بیت:

ہما تمام پرندوں پر اس وجہ سے درجہ رکھتا ہے کہ ہڈیاں تو کھا لیتا ہے جانور کو تکلیف نہیں دیتا

حکایت نمبر11

لومڑی سے پوچھا گیا کہ تو نے شیر کے ساتھ ساتھ رہنا کس وجہ سے اختیار کیا ہے اس نے کہا تھا کہ میں اس کے شکار کا بچا ہوا حصہ کھاؤ (غلام رسول سعیدی کا قول ہے کہ اللہ تعالی سے کبھی عدل نہیں مانگنا چاہیےئ بلکہ فضل مانگنا چاہیے) اور دشمنوں کے شر سے بچنے کے لئے اس کے دبدبے (رعب) کی پناہ میں زندگی گزار لو ں۔دوسرے جانوروں نے کہا اب جبکہ تو اس کی حمایت کے زیر سایہ آگیا ہے اور اس کی نعمت کا اعتراف کیا ہے تو اس کے قریب کیوں نہیں جاتا تاکہ اس کے خاص لوگوں میں شامل ہو جائے ہو جاؤں اس نے کہا اس کی پکڑ سے محفوظ نہیں ہوں۔

بیت :

اگر سو سال تک آگ کی پوجا کرنے والا آگ کو روشن کرے جب اچانک اس میں گرے گا تو جل جائے گا

یہ ہوسکتا ہے کہ بادشاہوں کے مصاحب کو بہت سی دولت مل جائے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کے سر کو بھی اڑا دیا جائے دانا لوگوں نے کہا ہے بہت شاہوں کی بدلتی ہوئی طبیعت سے احتیاط کرنا چاہیئے کیونکہ کبھی تو سلام کرنے سے ناراض ہو جاتے ہیں اور کبھی گالی دینے کے باوجود خلعت یعنی چادر دیتے ہیں اوردانا لوگوں نے یہ بھی کہا ہے بہت زیادہ خوش طبعی دوستوں کے لیے ہنر ہےا وردانالوگوں کے نزدیک عیب ہے

بیت :

اتنی اوقات میں رہ کر زندگی گزار کھیل کود خوش طبعی دوستوں کے لیے چھوڑ دے۔

حکایت نمبر 12

چند درویش میری صحبت میں رہتے تھے ان کا ظاہر اچھے اخلاق سے مذین تھا اور اللہ تعالی کے نیک بندوں میں سے ایک اس گروہ کے بارے میں بہت زیادہ حسن رکھتا تھا اس نے اور ان کا وظیفہ معین کر دیا یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے ایسا عمل کیا جو درویشوں کی شانِ شیان نہیں تھا اس شخص کا حسن ظن بادل میں بدل گیا اوران کووظیفہ بندکردیاکردیا میں نے چاہا بھی کسی طریقے سے دوستوں کا وظیفہ جاری کروا دوں شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ میں اس کی ملاقات کے لیے گیا اس کے دربان نے مجھے اندر نہ جانے دیا اور بدتمیزی سے پیش آیا شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اسے مجبور جانا کہ خوش طبع لوگوں نے کہا ہے کہ:

قطعہ:

امیر وزیر اور بادشاہ کے دروازے پر تعلق کے ساتھ ہی جا (کیوں) کتا اور دربان جب کسی کو اجنبی پاتے ہیں یہ گریبان سے پکڑ لیتا ہے

اور کتا دامن سے پکڑ لیتا ہے ۔

اس وجہ سے کہ اس بزرگ کے قریبی لوگ میرا مقام جانتے تھے مجھے عزت و احترام کے ساتھ اندر لے گئے اونچی جگہ پر بٹھا دیا مگر میں عاجزی کے ساتھ نیچے والی نشست پر بیٹھا اور میں نے کہا مجھے یہی پر بیٹھنے دو۔

بیت :

میں حقیر کمینہ سا بندہ ہوں تاکہ میں غلاموں کی صف میں بیٹھوں۔ اس نے کہا اللہ اللہ یہ کیا کہہ دیا

اگر آپ میرے سر اور آنکھوں پر بیٹھے تو میں آپ کے ناز اٹھاؤں گا کے آپ ناز بنی ہیں

المختصر میں بیٹھ گیا ہر قسم کی گفتگو ہوئی درویشوں کی خطا کی بات درمیان میں آگئی۔ میں نے کہا

قطعہ:

پہلے سخاوت کرنے والے سخی میں کیا جرم دیکھا کہ ان کی نظر میں درویش رسوا ہو گیا

اور بزرگی اور بردباری یہ خدا کوئی مسلم ہے خطا تو دیکھتا ہے لیکن رزق جاری رکھتا ہے۔

حاکم نے اس بات کو بہت زیادہ پسند کیا اور درویشوں کے وظیفے کا دوبارہ حکم جاری کردیا جوں جو دن گزر گئے لواُن کا وظیفہ بھی دے دیا میں نے اس کا شکریہ ادا کیا اور شاہی آداب بجا لایا اور جسارت کرنے کی معذرت کی اور میں نے کہا

قطعہ:

چونکہ کعبہ حاجت پوری کرنے کا ذریعہ ہے اس کی زیارت کے لیے مخلوق کی میل کا سفر طے کرکے آتی ہے

تجھے مجھ جیسے لوگوں کو برداشت کرنا چاہیے کیونکہ کوئی شخص بھی پتھر نہیں مارتا بغیر پھل کے درخت پر

حکایت نمبر13

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نوشیرواں کے لئے شکارگاہ میں اس کار کی بوٹیاں کی گئی لیکن نمک نہیں تھا ایک غلام کو انہوں نے گاؤں بھیجا تانکہ نمک لے آئے نوشیرواں نے کہا قیمت کے بدلے نمک لے آنا تانکہ بری رسم نا پڑے اور دیہات فساد کا شکار نہ ہو انھوں نے کہا اس تھوڑے سے نمک سے کیا خرابی لازم آتی ہے۔اس نے کہا ظلم کی بنیاد اس میں پہلے تھوڑی تھی جو بھی آتا گیا اس میں اضافہ کرتا گیا یہاں تک کہ اس کی انتہا تک پہنچ گیا۔

قطعہ:

اگر رعایا کہ باغ سے بادشاہ ایک سیب کھائے گا تو اس کے وزیر مشیر درخت کو جڑ سے اکھاڑ ڈالیں گے

اگر بادشاہ آدھے کے ساتھ ظلم کو جائز سمجھے گا تو اس کا لشکر ہزار مرغوں کو سیکھ پڑھا دے گا۔

حکایت نمبر 14

عرب کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے بارے میں میں نے سنا جو ارکان خزانہ سے کہہ رہا تھا کے فلاں شیخ کا وظیفہ ڈبل کردو کہ وہ حاضرباش خدمت گزار ہے اور حکم کا منتظر رہتا ہے اردو سرے خدمت کرنے والے بیکار کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور خدمت کرنے میں سست ہیں ایک درویش نے اس بات کو سنا اس کے سینے سے ایک چیخ نکلی اور ارکان خزانہ نے اس بچہ اس بزرگ سے پوچھا کی کیا ہوا ہے اس نے کہا اللہ تعالی کی بارگاہ کے مقبول بندوں کے درجات اسی طرح بلند ہوتے ہیں۔

بیت:

دو دن اگر کوئی بادشاہ کی خدمت کرے گا تو تیسرے دن ہر صورت بادشاہ اس پر نگاہ کرم کرے گا

قطعہ

بہتری حکم کو مان لینے میں ہے نافرمانی محرومی کی دلیل ہے

ہر وہ شخص جو سچائی کے علامت رکھتا ہے تو کسی درویش کے آستانے پر خدمت کے لئے سر جھکا دیتا ہے۔

حکایت نمبر 15

ایک درویش تنہا صحرا کے ایک کونے میں بیٹھا تھا ایک بار سے اس کے قریب سے گزرا۔درویش اس وجہ سے کہ قناعت کے ملک کا بادشاہ تھا درویش نے بادشاہ کی طرف توجہ نہ کی۔بادشاہ اس وجہ سے کہ وہ سلطنت کا دبدبہ رکھا تھا ناراض ہوگیا اور کہا یہ خرقہ پہننے والے کا گروہ جانوروں کی مثل ہے نہ یہ قابلیت رکھتے ہیں اور نہ ہی ہیں انسانیت رکھتے ہیں ایک وزیر درویش کے پاس آیا اور کہا اے درویش روئے زمین کا بادشاہ تیری طرف آیا ہے اور تو نے اس کی خدمت نہیں کی اور شاہی آداب کو پورا نہیں کیا درویش نے کہا تو بادشاہ کو کہہ دے کہ وہ اس شخص سے شاہی آداب کی توقع کریں جو اس سے انعام کی امید رکھتا ہے ۔ اور دوسری بات یہ جاننے کے بادشاہ عوام کی خدمت کے لیے ہوتے ہیں نانکہ رعایا بادشاہوں کی اطاعت کے لئے۔

قطعہ:

بادشاہ درویش کا محافظ ہوتا ہے اگرچہ وہ اس کی دولت اور شان و شوکت سے مطیع ہو

بکری چرواہے کے لئے نہیں ہوتی بلکہ چرواہا بکریوں کے لیے ہوتا ہے

قطعہ:

اگر کسی ایک کو تو کامیاب دیکھے دوسرے کے دل مجاہدہ کی وجہ زخمی دیکھے گا

تھوڑے دن کیلئے صبر کر (تو خود دیکھے گا) کہ مٹی مغرور کے سر کو کھا جائے گی

بادشاہی اور غلامی کافر اٹھ جاتا ہے جب لکھی ہوئی تقریر سامنے آئے گی۔

اگر کوئی شخص مردے کی مٹی کو ہٹائے وہ نہیں پہچانے گا کہ وہ امیر ہے یا غریب

بادشاہ کو درویش کی بات اچھی لگی باشاہ نے کہا مجھ سے کوئی چیز مانگ درویش نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آج کے بعد مجھے زحمت نہ دے بادشاہ نے کہا مجھے کوئی نصیحت کر اس نے کہا :

بیت :

جانکنی ہم تیرے ہاتھ میں ہے یہ دولت ہر بات صحیح ایک حصہ دوسرے ہاتھ میں جاتے رہتے ہیں۔

حکایت نمبر 16

وزیروں میں سے ایک ذولنون مصری(رحمتہ اللہ علیہ)کے پاس حاضر ہوا ہوں توجہ طلب کی کہ میں دن رات بادشاہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اس کی بھلائی کی امید رکھتا ہوں اور اس کی سزا سے ڈرتا ہوں ذولنون مصری(رحمتہ اللہ علیہ) روپڑے اور کہا اگر میں اللہ تعالی کی اس طرح عبادت کرتا جیسا کہ تو بادشاہ کی خدمت کرتا ہے تو میں بھی درجہ صدیق پر فائز ہو جاتا ۔

قطعہ:

اگر سکون اور مصیبت کی امید نہ رکھے تو درویش کا پاوں درجہ بلند ہو جائے

اگر وزیر خدا سے ڈرے جیسا کہ بادشاہ سے ڈرتا ہے تو وہ فرشتہ ہو جائے

حکایت نمبر 17

ایک بادشاہ نے ایک بے گناہوں کو قتل کرنے کا اشارہ کیا اس نے کہا تجھے مجھ پر غصہ ہے اپنی تکلیف کا سامان نہ کر کیونکہ یہ سزا ایک لمحہ کے لئے آئے گی۔ اوراسکا نتیجہ تجھ پر ہمیشہ آئے گا۔

قطعہ:

زندگی کا عرصہ صحرا کی ہوا کی طرح گزر جاتا ہے   نارضگی اور اچھائی یہ سب گزر جاتے ہیں

یہ نصیحت یاد رکھ اے ستم گر جو مجھ پر ظلم کرتا ہے   یہ مصیبت مجھ پر گزر جائے گی اور اس کو بھار آپ پر ہمیشہ رہے گا

بادشاہ کو اسکی نصیحت اچھی لگی اوراس نے اسکا خون معاف کر دیا

حکایت نمبر 18

نوشیرواں کے وزرای سلطنت کے معاملات کے خطرہ میں تھے۔ان میں سے ہر ایک مختلف رائے دے رہا تھا اس طرح بادشاہ نے بھی اس خطرے کی تجویز پیش کی بزرجمہر نے بادشاہ کی رائے کو اختیار کیا بادشاہ کے وزیر بزرجمہر کو تنہائی میں کہنے لگے تونے بادشاہی رائے میں کیا بہتری دیکھیاں سب وزرای کے مقابلے میں بزرجمہر نے کہا جیسے کہ مجھے باد شاہ کی رائے نتیجہ تو معلوم نہیں اور باقی سب کی رائے تقدیر پر منحصر ہے درست ہو یا غلط پس اس صورت میں بادشاہ کی رائے کی موافقت کرنا زیادہ بہتر ہے تانکہ اگر نتیجہ غلط بھی آئے توبادشاہ کی پیروی کی وجہ سے اس کی ناراضگی سے محفوظ رہوں گا کیوں کہا گیا ہے

مثنوی:

بادشاہ کی رائے کے خلاف رائے دینا   اپنے خون سے ہاتھ دھونے کے مترادف ہے

اگر باد شاہ دن کو کہے کہ رات ہے تو کہنا چاہیے کہ یہ چاند اور یہ ستارے ہیں

حکایت نمبر 19

ہارون الرشید(عباسی خلیفہ، دو بیٹے تھے) کے بیٹوں میں سے ایک باپ کے پاس آیا اور کہہ رہا تھا کے فلاع سپاہی کے بیٹے نے مجھے ماں کی گالی دی ہے ہارون الرشید نے وزرا سے کہا کی اس طرح کے شخص کی کیا سزا ہونی چاہیے؟ایک نے اسے قتل کرنے کی رائے دی دوسرے نے کہا کہ اس کی زبان کاٹ دی جائے ایک نے یجائید ادضبط کرنے اور جلاوطن کی رائے دی ہارون الرشید نے کہا بیٹے مہربانی تو یہ ہے کہ تو اسے معاف کر دے اگر نہیں کرنا چاہتا تو تو بھی ماں کی گالی دے دے اتنی کہ حد سے زیادہ نہ گزرے (جس انداز کے الفاظ سے اس نے گالی توت تم بھی ویسا ہی کر) اگر ایسا ہوا تو آگے ظلم پھر تیری طرف سے ہو گا اور دعوہ مدِمقابل کی طرف سے ہو گا۔

قطعہ:

عقلمند کے نزدیک مرد میدان (بہادر) وہ نہیں ہے   جو مست ہاتھوں سے جنگ لڑے ہاں

مرد میدان تو وہ ہے کہ تحقیق کی روشنی میں جو غصہ آئے تو بری بات نہ کہے۔

حکایت نمبر 20

دو بھائی تھے ان میں سے ایک بادشاہ کی خدمت کرتا تھا اور دوسرا ہاتھ کی محنت سے کماتا تھا ایک مرتبہ مالدار نے کہا تو بادشاہ کی خدمت کیوں نہیں کرتاتانکہ کام کرنے کی تکلیف سے بری ہو جاؤ اس نے کہا تو محنت کیوں نہیں کرتانکہ بادشاہ کی چاپلوسی سے جھٹکارہ پالے عقلمندوں نے کہا ہے جو کی روٹی کھانا اور بیٹھ جانا بہتر ہے سنہری کمربند باندھنے اور بادشاہ کی خدمت کرنے سے

: بیت

ہاتھ کے ساتھ(چونے کے ساتھ) گرم چونے کو گوندھنا   بادشاہ کے سامنے ہاتھ باندھنے سے بہتر ہے

:قطعہ

قیمتی عمر اسی بات پہ گزر گئی   میں گرمی میں کیا کھاؤں گا اور سردی میں کیا پہنوں گا

اے پیٹو !ایک روٹی پر ہی گزارہ کر   تانکہ تو اپنی کمر کو بادشاہ کے سامنے تیڑھا نہ کرے

حکایت نمبر 21

کوئی شخص نوشیرواں بادشاہ جو کہ عادل تھا اس کے پاس خوشخبری لے گیا اور کہا میں نے سنا ہے کہ تیرے فلاں دشمن کو اللہ تعالی نے اٹھا لیا ہے بعض نے کہا کیا تو نے یہ بھی سنا ہے کہ مجھے چھوڑ دیا جائے گا۔

: بیت

اگر دشمن مرجائے تو خوشی کا مقام نہیں ہے   کہ ہماری زندگی میں ہمیشہ کے لئے نہیں ہے

حکایت نمبر 22

(عقلمندوں کی جماعت)عقلمند لوگوں کی ایک جماعت کا کسریٰ کے دربار میں کسی مصلحت کے بارے میں بات کر رہے تھے بزرجمہر جوسب سے بہتر تھا وہ خاموش رہا انہوں نے سوال کیا آپ ہمارے ساتھ گفتگو میں شامل کیوں نہیں ہوجاتے۔بزرجمہر نے کہا وزیروں کی مثال طبیبوں کی سی ہے اور طبیب صرف بیمار کو ہی دوائی دیتا ہے۔پس جب میں نے دیکھا کہ تمہاری رائے درست ہے اس میں مزید بات کرنا عقلمندی نہیں۔

: مثنوی

جب کوئی میرے بغیر ہو جائے   مجھے اس لیے بات نہیں کرنی چاہیے

اور اگر میں دیکھو کہ ایک نبینا(اندھا) شخص کنویں میں گرنے لگا ہے   اور میں چپ کر کے بیٹھا رہا رہوں تو میری غلطی ہے

حکایت نمبر 23

شہر)مصر جب خلیفہ ہارون الرشید کے حوالے کیا گیا (تو انہوں نے اس سرکش کے خلاف جس نے مصر کے بادشاہ کے غرور میں آکر خدائی کا دعویٰ کردیا)میں اس ملک کا بادشاہ (اپنے حقیر غلاموں میں سے بناؤں گا ایک حبشی غلام تھا غلام حسیب تھا ہارون الرشید نے مصر کی بادشاہی اسے دے دی نقل کیا جاتا ہے کہ اس کی عقل اور روایت بہت زیادہ تھی مصر کے کسان اس کے پاس شکایت لے کر کہ ہم نے کپاس کاشت کی تھی دریائے نیل کے کنارے پر موسمی بارش آگئی۔وہ کپاس خراب ہوگئی ہے اس نے کہا اُون اگانی چاہیے تھی تانکہ خراب نہ ہو عقلمند نے سنااورسن کر یہ کہا

: مثنوی

اگر رزق عقل کی وجہ سے زیادہ ہوتا   تو بے وقوف زیادہ تنگ رزق والا کوئی نہ ہوتا

اللہ تعالی بیوقوف لوگوں کو ایسے رزق پہنچاتا ہے   کہ عقل والے اس میں حیران ہوجاتے ہیں

نصیب اور دولت کام جاننے کی وجہ سے نہیں ہوتا   یہ آسمانی مدد کے بغیر نہیں ہوتا

مٹی کو کیمیا بنانے والا غصے اور رنج کی وجہ سے مر جاتا ہے   اور بے وقوف کھنڈر میں سے بھی خزانہ حاصل کرلیتے ہیں

دنیا میں ایسا بہت مرتبہ ہوا ہے۔دنیا میں ایسابہت مرتبہ ہواہے۔   کہ بےوقوف اچھے نصیب والا ہوتا ہے۔اور عقلمند برے نصیب والا

حکایت نمبر 24

بزرگوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ فلاح شخص کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں کہ دوسرے لوگ اس کے بارے میں طعنہ زنی کرتے ہیں۔اس نے کہااس کے ظاہر پر میں نے کوئی عیب نہیں دیکھا اور اس کے باطن میں کیا ہے میں نہیں جانتا۔

:قطعہ

ورکر یہ نہیں جانتا کہ اس کے دل میں کیا ہے تفشیش کرنے والے کو گھر کے اندر کیا کام ہے

حکایت نمبر 25

شیخ سعدی (رحمتہ اللہ علیہ)فرماتے ہیں کسی درویش کو میں نے دیکھا کہ کعبتہ اللہ کی چوکھٹ پر سر کو مل رہا تھا۔اورروکر کہتا جا رہا تھا کہ ایک غفور اےرحیم توتوجانتا ہے کہ مجھ ظالم سے کیا خطا ہوئی ہے۔

:قطعہ

میں تیری عبادت میں کوتاہی کا عذرلے کر حاضر ہو ں   کہ میں نے اطاعت کے ساتھ کمر مضبوط نہیں کی

گنہگار گناہوں سے توبہ کرتے ہیں   معرفت والے عبادت کرکے بھی استغفار کرتے ہیں۔

عبادت کرنے والے عبادت کا بدلہ مانگنا چاہتے ہیں تاجر سازوسامان کی فراہمی مانگتے ہیں میں امید لے کر تیری بارگاہ میں آیا ہوں میرے پاس کوئی اطاعت نہیں ہے نہ میرے پاس کوئی تجارت کے لیے کوئی چیز ہے ہمارے ساتھ ویسا کرم کردی تیری شان ہے ذاکر منع کر کے جس کے ہم کابل بیت اگر سزا دے جو گناہ معاف فرما دے یہ تیری مرضی ہے میرا چہرہ اور سر تیری بارگاہ میں جگمگارہے گا یہ بندے کو کوئی زور نہیں ہے یوں تو کہے گا وہی ہوگا کعبہ کی چوکھٹ پر میں نے ایک ساحل کو لے کر زیادہ روڑ آ جا رہا تھا میں یہ نہیں کہتا کہ میری بعض قبول کر کل میرے گناہوں

حکایت نمبر 26

لوگوں نے عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو کعبہ میں دیکھا کہ وہ اپنا چہرہ پتھر پر رکھے ہوئے تھے دے اگر میری سزا کا مستحق ہو مجھے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھا نا تاکے تیرے نیک بندوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوں کتا خاک پر جزیرہ کر ایک ساتھ یہ کہتا ہوں کہ سحری کے وقت میرے اندر سے صدا آتی ہے اے وہ ذات کہ جس کو میں ابھی نہیں بھولا تجھے کوئی بندہ بھی یاد آیا ہے

حکایت نمبر 27

کوئی جور کسی نے ایک شخص کے گھر آ گیا اس میں بہتر شیلی کوئی چیز نہ ملی بہت پریشان ہوا نیوز اس کو پتا چلا وہ گھڑی یان کمبل کے جس میں وہ آرام فرماتے اور پھر اس پر رکھ دیں منہ کے خالی ہاتھ نہ جائے کتاب میں نے سنا ہے کہ اللہ والے دشمنوں کو کے دلوں کو بھی نہیں دکھاتے مقام معرفت کیسے حاصل ہو گا کہ تو دوستوں کی مخالفت کرتا ہے اور ان کے ساتھ لڑتا ہے کتا اہل صفا جیسے سامنے محبت کرتے ہیں ایسے ہی